

Published:
December 24, 2024

Challenges and Opportunities of Artificial Intelligence: An Islamic Perspective

مصنوعی ذہانت کے چیلنجز اور مواقع: ایک اسلامی نقطہ نظر

Muhammad Taufeeq

Email: muhammadtaufeeq01@gmail.com

M.phil Scholar Minhaj University Lahore

Muhammad Suleman Azam

M.phil Scholar Minhaj University Lahore

Email: sulemanazam96@gmail.com

Huma Bukhari

M.phil Scholar Minhaj University Lahore

Email: HumaNafees.hn@gmail.com

Abstract:

Artificial Intelligence (AI) has emerged as one of the most transformative technologies of the modern era, influencing nearly every aspect of human life. While it offers numerous benefits in fields such as healthcare, education, economy, and social welfare, it also presents significant intellectual, ethical, and religious challenges. This study explores the challenges and opportunities posed by AI from an Islamic perspective and examines whether contemporary technology can be harmonized with Islamic teachings. Drawing on the Qur'an, Hadith, principles of Islamic jurisprudence (fiqh), and the insights of Muslim scholars, the research analyzes key issues including human identity and agency, machine-based decision-making, the boundaries of halal and haram, and moral and social responsibilities. The objective is to propose a balanced framework that guides Muslim societies in leveraging AI responsibly while safeguarding religious and ethical values.

Keywords: Challenges, Opportunities, Artificial Intelligence, Islamic Perspective

جدید دنیا میں ٹیکنالوجی کی برق رفتار ترقی نے زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ خاص طور پر مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ایک ایسا میدان ہے جو نہ صرف سائنسی اور صنعتی دنیا میں انقلاب برپا کر رہا ہے بلکہ اخلاقی، فقہی اور دینی حوالوں سے بھی نئے سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ اس مضمون میں ہم اسلامی نقطہ نظر سے اس ٹیکنالوجی کے چیلنجز اور مواقع کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے تاکہ ایک متوازن اور بصیرت افروز رویہ اپنایا جاسکے۔

مصنوعی ذہانت: ایک تعارف

مصنوعی ذہانت سے مراد ایسی ٹیکنالوجی یا کمپیوٹر سسٹم ہے جو انسانی ذہانت کے افعال جیسے سیکھنا، سوچنا، فیصلہ کرنا، اور مسئلہ حل کرنا انجام دے سکتا ہو۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ AI ایسی "ذہانت" ہے جو انسانوں کے بجائے مشینوں میں پائی جاتی ہے۔ مصنوعی ذہانت ایسے کمپیوٹر سسٹمز اور سافٹ ویئر کا مجموعہ ہے جو انسان جیسی ذہانت سے کام لیتے ہیں، جیسے کہ فیصلہ سازی، زبان فہمی، تصویر شناسی، اور خود کار عمل انجام دینا۔

"Artificial Intelligence refers to the simulation of human intelligence in machines that are programmed to think like humans and mimic their actions".⁽¹⁾

دعوت و تبلیغ میں سہولت

اسلام ایک عالمگیر پیغام رکھتا ہے جسے ہر دور کے انسان تک پہنچانا امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) نے اس فریضے کو نہ صرف آسان بنایا ہے بلکہ ایک نئی وسعت بھی دی ہے، جو ماضی کے کسی بھی دور میں ممکن نہ تھی۔

مصنوعی ذہانت کے ذریعے قرآن و سنت کے پیغامات کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں پہنچایا جاسکتا ہے۔

قرآن و سنت کی AI میڈر سائی

AI کی مدد سے قرآن مجید اور احادیث کو مختلف زبانوں میں ترجمہ، تفسیر اور تشریح کے ساتھ دنیا بھر کے صارفین تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

مثلاً "Quran.com" یا "Tarteel AI" جیسے پلیٹ فارمز قرآن کی تلاوت، معانی، اور تجوید کو interactive انداز میں پیش کر رہے ہیں۔

زبان و ترجمہ میں معاونت

AI-based translation tools جیسے Google Translate, DeepL اور مخصوص اسلامی مترجم سافٹ ویئرز نے دعوت کو کثیر اللسانی بنادیا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ⁽²⁾

"ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان میں تاکہ وہ وضاحت سے بات کرے۔"

آج AI کی مدد سے ہر قوم کی زبان میں دین کا پیغام مؤثر انداز میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ مصنوعی ذہانت نے دعوت دین کو نئے انداز، وسعت، اور رسائی عطا کی ہے۔ یہ امت کے لیے ایک سنہری موقع ہے کہ وہ اس ٹیکنالوجی کو اسلامی اخلاق، علم اور محبت کے ساتھ جوڑ کر دنیا کے کونے کونے تک دین اسلام کا پیغام پہنچائے۔

اسلامی تعلیم و تربیت

اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصد انسان کی فکر، اخلاق اور عمل کی اصلاح ہے تاکہ وہ ایک صالح بندہ، باعمل مسلمان اور مفید شہری بنے۔ عصر حاضر میں تعلیم کی دنیا میں مصنوعی ذہانت (AI) ایک انقلابی تبدیلی لایا چکی ہے۔ اسلامی تعلیم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہی، بلکہ اب اس کے ذریعے دینی علوم کی تدریس میں غیر معمولی سہولت، رسائی، اور ذاتی نوعیت کی رہنمائی ممکن ہو چکی ہے۔

AI پر مبنی سافٹ ویئرز اور موبائل ایپلیکیشنز قرآن مجید کی تلاوت، حفظ، اور تجوید کی تعلیم کے لیے استعمال ہو رہی ہیں۔

ذاتی نوعیت کی تعلیم (Personalized Learning)

AI طالب علم کے رجحان، سطح، اور رفتار کو پہچان کر اسی مناسبت سے تعلیمی مواد فراہم کرتا ہے۔ اس سے ہر فرد اپنی صلاحیت کے مطابق بہتر انداز میں دین سیکھ سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حدثوا الناس بما يعرفون، أتحبون أن يكذب الله ورسوله؟ ⁽³⁾

"لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟"

AI اس حدیث کی عملی تصویر بن کر ہر طالب علم کو اس کی استعداد کے مطابق مواد فراہم کرتا ہے۔
معلم اور مدرسہ کا معاون

AI-based Virtual Teachers جیسے ChatGPT اور دیگر سسٹمز اسلامی سوالات کے جوابات دے سکتے ہیں، درسی مواد تیار کر سکتے ہیں، اور اساتذہ کی تدریس میں آسانی پیدا کر سکتے ہیں۔ خود کار اسباق کی تیاری، امتحانی پرچے اور ان کے جوابات، طلبہ کی کارکردگی کا تجزیہ۔

امام غزالیؒ تعلیم کے لیے احوال طلبہ کی رعایت کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ AI ان احوال کا ڈیٹا بیس رکھ کر انفرادی توجہ کو ممکن بناتا ہے۔

علمی تحقیق میں AI کی خدمات

- موضوعاتی تفسیر اور حدیث تلاش
- عربی، اردو، فارسی متون کی OCR اور ترجمہ
- فقہی موازنہ، تطبیق اور اشاریہ سازی

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"علم کی ترتیب و تدوین بھی ایک عبادت ہے اگر وہ دین کی خدمت میں ہو۔" (4)

AI اس ترتیب کو سرعت اور دقت کے ساتھ انجام دے رہا ہے۔

مصنوعی ذہانت اسلامی تعلیم و تربیت میں انقلابی اثرات مرتب کر رہی ہے۔ یہ دین سیکھنے، سکھانے، تحقیق کرنے، اور فہم دین کو عام کرنے میں بہترین معاون بن سکتی ہے بشرطیکہ اسے اسلامی اصولوں، دینی اقدار، اور اخلاقی نگرانی کے تحت استعمال کیا جائے۔

رفاہی نظام میں بہتری

اسلام کا سماجی نظام انصاف، رحم، اور مساوات پر قائم ہے۔ اس کی بنیاد رفاه عامہ (Public Welfare) ہے، جو زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور بیت المال کے ذریعے معاشرے کے محروم طبقات کو سہارا دیتا ہے۔ عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت (AI) ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو اگر اسلامی اصولوں کے تابع ہو تو وفاہی نظام کو زیادہ منظم، شفاف اور مؤثر بنا سکتی ہے۔ AI کے ذریعے زکوٰۃ و صدقات کی منصفانہ تقسیم، مستحق افراد کی شناخت، اور فلاحی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

رفاہی نظام کی اسلامی بنیادیں

اسلامی رفاہی نظام کا مقصد فقر و فاقہ کا خاتمہ، انسانی ضرورتوں کی تکمیل، اور مساویانہ سماجی ڈھانچہ ہے۔

قرآن مجید:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (5)

"ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔"

وسائل کی منصفانہ تقسیم

AI وسائل کی تقسیم میں غیر جانبداری پیدا کر سکتا ہے:

- زکوٰۃ و خیرات کی رقم کی شفاف تقسیم
- ترجیحات کی بنیاد پر فنڈنگ (مثلاً یتیم، بیوہ، معذور)
- علاقے، آبادی اور ضرورت کے لحاظ سے منصوبہ بندی

امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں بیت المال کا یہ عالم تھا کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ تھا۔^(۶) اگر آج AI کی مدد سے وسائل مؤثر انداز میں پہنچائے جائیں تو وہ مثالی دور دوبارہ آسکتا ہے۔

AI-based blockchain systems ہر مالی ٹرانزیکشن کو ریکارڈ کرتے ہیں، جس سے فنڈز کی چوری روکی جاسکتی ہے، عطیات کی شفاف رپورٹنگ ہو سکتی ہے، رسیدیں اور آڈٹ خودکار ہو سکتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کا درست اور شرعی اصولوں کے مطابق استعمال اسلامی رفاہی نظام کو مزید منصفانہ، شفاف، اور مؤثر بنا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا موقع ہے جہاں ٹیکنالوجی دین کی خدمت میں استعمال ہو کر فلاح انسانیت کی اعلیٰ مثال قائم کر سکتی ہے۔

چیلنجز اور اسلامی خدشات

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) دنیا میں تیزی سے پھیلنے والی ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو انسانی فکر و عمل کی نقل کر کے فیصلے، تحریر، تصویر، آواز اور تجزیہ جیسے امور انجام دیتی ہے۔ اگرچہ یہ کئی شعبوں میں سہولت کا باعث بنی ہے، لیکن اس کے ساتھ ایسے چیلنجز اور خدشات بھی جنم لے رہے ہیں جو اسلامی تعلیمات، عقائد اور معاشرتی اقدار سے متصادم ہو سکتے ہیں۔

فکری خود مختاری کا خاتمہ

اسلام انسان کو صاحب عقل، باشعور اور ذمے دار مخلوق کے طور پر پیش کرتا ہے۔ قرآن مجید نے بارہا عقل، تدبر، تفکر اور اجتہاد کی دعوت دی ہے۔ دوسری طرف، مصنوعی ذہانت (AI) تیزی سے انسان کی فکری خود مختاری کو متاثر کر رہی ہے۔ جب انسان اپنی فکری قوتوں کو مشین کے سپرد کرتا ہے تو اس کا نتیجہ فکری غلامی اور اخلاقی جمود کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

قرآن مجید انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے:

أَفَلَا تَعْقِلُونَ؟ (7) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

ایک اور مقام پر یوں بیان ہے:

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ (8) کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟

یہی "فکر" اور "تدبر" انسان کو حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔

AI نے انسان کی زندگی کو بظاہر آسان ضرور کیا ہے، مگر اس کے نتیجے میں درج ذیل چیزیں ختم کر دیں۔

- خود سوچنے کی عادت کمزور ہو رہی ہے
- فیصلہ سازی میں AI کا اندھا انحصار بڑھ رہا ہے
- نوجوان نسل "کاپی-پیسٹ" ذہن کی اسیر بن رہی ہے

• تنقیدی سوچ (critical thinking) کمزور پڑ رہی ہے

علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا:

"فکرِ انسان پر فرنگی تہذیب کا جادو چل رہا ہے، جو اس کے دل و دماغ کو سلب کر چکا ہے۔"

آج یہی سلب فکر AI کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔

AI کی بنیاد "مشینی تقلید" (machine learning) پر ہے۔ یہ صرف ماضی کے ڈیٹا کی بنیاد پر نتائج دیتا ہے، جبکہ اسلام اجتہاد، تنقید اور ارتقاء کی دعوت دیتا ہے۔ اگر AI ہر سوال کا فوری جواب دے، تو انسان سوال کرنا چھوڑ دیتا ہے "کیا، کیوں، کیسے" جیسی سوالات دب جاتے ہیں، دینی و فکری تنقید ختم ہو جاتی ہے، شخصی بصیرت (insight) کی جگہ سسٹم کی اندھی پیروی آ جاتی ہے

مصنوعی ذہانت جہاں سہولت پیدا کرتی ہے، وہیں فکری خود مختاری کو ختم کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ علم اور فکر کو کسی روبوٹ یا سسٹم کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ہمیں AI سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی فکری آزادی، اجتہادی صلاحیت، اور دینی بصیرت کو محفوظ رکھنا ہو گا۔

اخلاقی انحطاط اور فحاشی کا پھیلاؤ

مصنوعی ذہانت (AI) نے جہاں انسان کی زندگی کو تیز رفتار، باکفایت اور منظم بنایا، وہیں اس ٹیکنالوجی کے غلط استعمال نے دنیا میں اخلاقی انحطاط، فحاشی اور حیاء سوز مواد کو خطرناک حد تک عام کر دیا ہے۔ Virtual Reality، Deepfake، Generative AI اور خودکار مواد کی تخلیق جیسے ٹولز اب صرف فن و ثقافت تک محدود نہیں رہے، بلکہ اسلامی اخلاقیات کو چیلنج کرنے لگے ہیں۔

AI کے ذریعے فحاشی کا پھیلاؤ

مصنوعی ذہانت کے درج ذیل پہلو اخلاقی فساد میں براہ راست شریک ہو چکے ہیں:

Deepfake Technology

ایسے ویڈیوز جو مشہور شخصیات یا عام افراد کی شکل میں نازیبا یا جھوٹے مناظر پیش کرتے ہیں۔

AI-generated Pornography

AI کی مدد سے مکمل فحش مواد، انیمیشن، تصاویر اور ویڈیوز تیار کیے جا رہے ہیں، جو "اصل" سے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔

Virtual Girlfriends & Avatars

AI-powered Chatbots جو انسان سے "رومانوی تعلق" قائم کرتے ہیں، نوجوان نسل کو حقیقی تعلقات سے کاٹ کر ایک مجازی، نفس پرستانہ دنیا میں لے جاتے ہیں۔

Recommendation Algorithms

یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز کے AI الگورتھمز نوجوانوں کو غیر اخلاقی مواد کی طرف خود بخود لے جاتے ہیں، کیونکہ یہ مواد "زیادہ کلک" لاتا ہے۔

AI-driven platforms انسان کی کمزوریوں کو ہدف بناتے ہیں۔ جب وہ جان لیتے ہیں کہ انسان کس چیز کی طرف مائل ہے، تو وہی مواد اس کے سامنے بار بار لاتے ہیں، حتیٰ کہ انسان نفسانی خواہشات کا غلام بن جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کا غلط استعمال اسلامی معاشروں کو اخلاقی زوال، فحاشی اور روحانی کھوکھلاپن کی طرف لے جا رہا ہے۔ اس کا حل صرف تکنیکی یا حکومتی اقدامات نہیں، بلکہ اسلامی اخلاقی اصولوں، سماجی شعور، اور دینی تربیت میں پنہاں ہے۔ جب تک ہم AI کو اخلاق کی لگام نہیں پہنائیں گے، تب تک اس کے ثمرات کے بجائے، ثمراتِ سمّ قاتل (زہر) بن کر سامنے آئیں گے۔

عقیدے میں بگاڑ

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) نہ صرف سائنسی اور صنعتی میدانوں میں انقلاب برپا کر رہی ہے، بلکہ انسانی فکر، نظریات اور عقائد پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔ AI کے ذریعے تیار کردہ خود کار مذہبی مواد، فتویٰ جات، مشینی ترجمانِ دین اور مجازی روحانی رہنماؤں (Virtual Religious Leaders) نے عقیدے میں بگاڑ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ یہ مضمون اسلامی تناظر میں اس خطرے کا جائزہ پیش کرتا ہے۔

Published:
December 24, 2024

AI کے ممکنہ اثرات: عقائد میں بگاڑ کیسے؟

مصنوعی ذہانت کے مختلف پہلو عقیدہ میں بگاڑ پیدا کر سکتے ہیں:

خود کار فتویٰ اور AI-based Muftis

بعض پلیٹ فارمز پر AI سے "فتویٰ" لیا جاتا ہے، جو بغیر علم و وحی، تقویٰ یا انسانی فہم کے کام کرتا ہے۔ اس سے عقائد اور اعمال میں گمراہی پیدا ہو سکتی ہے۔

غیر مستند دینی Chatbots

ایسے چیٹ بوٹس جو قرآن یا احادیث کے ترجمے کے ذریعے جوابات دیتے ہیں، مگر سیاق، شانِ نزول اور اجماع کا لحاظ نہیں رکھتے۔

قرآن و سنت کی غلط تعبیر

AI ماڈلز میں موجود تعصبات، غیر اسلامی ڈیٹا، اور مغربی افکار کی آمیزش قرآن و سنت کی تفسیر میں بگاڑ پیدا کر سکتی ہے۔

خدا نما (AI as godlike figure)

بعض مغربی ماہرین AI کو "خدا نما" طاقت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ یہ تصور اسلام کے توحیدی عقیدے سے متصادم ہے۔

AI "علم" کو محض الفاظ و ڈیٹا کی ترتیب سمجھتا ہے، جبکہ دین میں عقیدہ قلبی ایمان سے پیدا ہوتا ہے، قرآن کی تفسیر میں ایمان، فہم سلف، اور تقویٰ درکار ہوتا ہے۔ اہل علم کے درمیان اختلافات کو AI میکانیکی انداز میں حل نہیں کر سکتا۔

مصنوعی ذہانت جہاں ایک مفید ٹیکنالوجی ہے، وہیں اس کا غیر محتاط استعمال اسلامی عقائد میں انحراف، بدعت، اور گمراہی کا سبب بن سکتا ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ دین کے معاملے میں AI کی رہنمائی کے بجائے، وحی الہی، سنت نبوی ﷺ اور فقہائے امت کی روشنی میں اپنی راہ متعین کریں۔

انسانی روزگار کو خطرہ

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI) تیزی سے دنیا کے تمام شعبوں میں داخل ہو رہی ہے۔ جہاں یہ سہولت، رفتار اور ترقی کی علامت سمجھی جا رہی ہے، وہیں اس نے کروڑوں انسانوں کے لیے روزگار کے شدید خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ مزدور، کلرک، ٹرانسپورٹر، اساتذہ، حتیٰ کہ ڈاکٹرز اور وکلاء تک AI کی خودکار صلاحیتوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ یہ صورت حال صرف معاشی نہیں، بلکہ اخلاقی، سماجی اور دینی اثرات کی بھی حامل ہے۔ اسلام میں معاشرتی عدل، مزدور کی قدر، اور معاشی توازن کی شدید تاکید ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرْقُهُ⁽⁹⁾

"مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔"

لیکن AI کی آمد سے انسان کو "نکالا" جا رہا ہے اور مشین کو ترجیح دی جا رہی ہے، جو ایک غیر انسانی، غیر اخلاقی معاشی نظام کا آغاز ہو سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت نے انسانی ترقی کی نئی راہیں کھولی ہیں، لیکن اگر یہ ترقی صرف مشینوں کو فائدہ دے اور انسانوں کو بے روزگار کرے، تو یہ اسلامی عدل، مساوات اور کرامت انسان کے خلاف ہے۔ اسلامی دنیا کو چاہیے کہ وہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں روح شریعت، سماجی عدل اور معاشی توازن کو نظر انداز نہ کرے۔

ڈیٹا پر کنٹرول اور جاسوسی

مصنوعی ذہانت (AI) جہاں انسانوں کے لیے سہولتیں لا رہی ہے، وہیں ایک نیا چیلنج پیدا ہو چکا ہے: ذاتی معلومات کا استحصال، ڈیجیٹل جاسوسی، اور ڈیٹا کے ذریعے کنٹرول۔ آج انسان کی حرکات، رجحانات، خیالات، تعلقات اور مذہبی سرگرمیاں بھی AI سے منسلک ڈیٹابیس میں محفوظ ہو کر طاقتور اداروں کے کنٹرول میں جا چکی ہیں۔ یہ صورتحال صرف ایک "ٹیکنیکل مسئلہ" نہیں بلکہ اسلامی اقدار، حریت فکر، اور حیا و وقار کے لیے سنگین خطرہ ہے۔

Published:
December 24, 2024

ڈیٹا کنٹرول: AI کا ایندھن

مصنوعی ذہانت کو سیکھنے اور فیصلہ سازی کے لیے بڑے پیمانے پر ڈیٹا کی ضرورت ہوتی ہے:

- سوشل میڈیا پوسٹس
- سرچ ہسٹری
- مقام (Location)
- گفتگو (Microphone Access)
- چہرے، انگلیوں اور آنکھوں کی شناخت
- مذہبی رجحانات و مشاغل

یہ تمام معلومات AI کو یہ صلاحیت دیتی ہیں کہ وہ انسان کو "پیشگی" پہچان سکے، اس کی سوچ و رویے پر اثر ڈال سکے، یا حتیٰ کہ اسے قابو میں لے سکے۔

اسلامی تعلیمات اور پرائیویسی

اسلام شخصی آزادی، پرائیویسی اور جاسوسی سے اجتناب پر بہت زور دیتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا⁽¹⁰⁾

اے ایمان والو! کثرت گمان سے بچو! بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی نہ کرو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص لوگوں کی باتیں چھپ کر سننے کی کوشش کرے، قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا

سیسہ ڈالا جائے گا۔" (11)

اسلام میں جاسوسی صرف قانونی، عدالتی، یا جنگی مقاصد کے تحت مخصوص شرائط میں جائز ہو سکتی ہے، وہ بھی ریاست کی اجازت اور حدود شریعت کے اندر۔

Published:
December 24, 2024

مصنوعی ذہانت نے معلومات کا سمندر کھول دیا ہے، لیکن یہ علم طاقتوروں کا ہتھیار بن چکا ہے۔ اسلام ایسے نظام کو کبھی قبول نہیں کر سکتا جو انسان کی پرائیویسی پامال کرے، عقائد کو مانیٹر کرے، اور آزادی کو سلب کرے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خود مختاری، علم و اخلاق، اور شریعت کے دائرے میں ٹیکنالوجی کو استعمال کریں، نہ کہ خود اس کا شکار بن جائیں۔

ماحصل

مصنوعی ذہانت ایک مفید ٹیکنالوجی ہے، لیکن اس کا غیر مشروط اور غیر محتاط استعمال اسلام، انسانیت اور اخلاقیات کے لیے چیلنج بن سکتا ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ مسلمان علماء، انجینئرز اور محققین AI کی اسلامی اخلاقی بنیادوں پر رہنمائی کریں۔ AI کے ہر پہلو کو شرعی تناظر میں جانچا جائے۔ ایسا نظام تیار کیا جائے جو AI کو خادم انسانیت بنائے، نہ کہ اس کا متبادل۔

مصنوعی ذہانت ایک طاقتور ذریعہ ہے جس کا استعمال اسلامی تعلیمات، فلاحی نظام اور دعوت و تبلیغ کے لیے مثبت طور پر کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ فقہی، اخلاقی اور معاشرتی پہلوؤں پر مکمل نگرانی اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔ علمائے کرام، ماہرین ٹیکنالوجی اور مسلم اسکالرز کو مل کر ایک جامع اسلامی AI فریم ورک تیار کرنا چاہیے جو شریعت کے اصولوں اور مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔

حوالہ جات

¹ : Russell & Norvig, Artificial Intelligence: A Modern Approach, 2016,p:127

² : القرآن، ابراہیم: 4

³ : بخاری، محمد بن اسماعیل، (سنن) الصحیح، بیروت، دار الکتب، رقم: 127

⁴ : ابن تیمیہ، (سنن) مجموع الفتاوی، الریاض، مکتبہ العزیز، ج: 2، ص: 162

⁵ : القرآن، الذاریات: 19

⁶ : القشیری، مسلم بن حجاج، (1403ھ) الصحیح، کراچی، دار الاشاعت، رقم: 2391

⁷ : القرآن، البقرہ: 44

⁸ : القرآن، النساء: 82

⁹ : ابن ماجہ، محمد، (سنن) السنن، مصر، دار العلم، رقم: 1827

¹⁰ : القرآن، الحجرات: 12

¹¹ بخاری، محمد بن اسماعیل، (سنن) الصحیح، بیروت، دار الکتب، رقم: 2091